

فلپیوں کی کتاب کا بائبل مطالعہ، 8 ویں ہفتہ۔

1۔ پس اگر کچھ تسلی مسیح میں اور محبت کی دل جمعی اور روح کی شراکت اور رحم دلی و در دمندی ہے۔ 2۔ تو میری یہ خوشی پوری کرو کہ یک دل رہو۔ یکساں محبت رکھو۔ ایک جان (یا ذہن) ہو۔ 3۔ ایک ہی خیال رکھو۔ تفرقے اور بیجا فخر (عداوت، جھگڑے) کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ 4۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسرے کے احوال پر بھی نظر رکھے۔ 5۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔۔۔ فلپیوں 2:1-5۔ (این آئی وی)

سوچنے کی چیزیں:

کونی چیز پوسٹ کی خوشی پوری کرے گی (2:2)؟
پوسٹ کی یک دل رہنے کی درخواست کی بنیاد کیا ہے؟ (1:2)؟ کیا آپ خداوند سے ان برکات کا تجربہ کر رہے ہیں؟
پوسٹ تعلق پیدا کرنے میں کن صورتوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے (2:3-4)؟ عموماً بات کرتے ہوئے، کیسے اس کاموازنہ معاشرے میں آپ کے اعمال سے کیا جاتا ہے؟

موافقت اور اتحاد

2 باب کی ابتداء فلپیوں کی کلیسیا میں اتحاد کے لیے پوسٹ کے بُلاوے کا تسلیم ہے۔ پوسٹ بے شار فصیح و بلیغ سوالات کے ساتھ اس حصے کو شروع کرتا ہے: اگر آپ مسیح کے ساتھ یک دل ہونے میں کوئی حوصلہ افزائی رکھتے ہیں، اگر کوئی محبت بھری تسلی، اگر کوئی روح کی شراکت، اگر کوئی رحم دلی اور در دمندی۔۔۔؟ ایک خاموش قیاس آرائی یہ ہے کہ فلپیوں کے مسیحی بلاشبہ مسیح میں یک دل ہونے کی حوصلہ افزائی رکھتے تھے، انہیں اس کی محبت سے تسلی مل چکی تھی، وہ روح القدس کے ساتھ شراکت کرنے سے لطف اندوز ہوتے تھے [1] اور وہ رحم دلی اور در دمندی کا تجربہ کرتے تھے، کیونکہ ان سب کا تعلق یسوع مسیح کے ساتھ تھا، کیونکہ وہ مسیح میں ہیں۔ ”مسیح میں ہونے“ کے اس اہم فقرہ (یا ”خداوند میں“، یا ”اس میں“، وغیرہ) کو فلپیوں میں دستور کے طور پر بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اسے نئے عہد نامہ میں 170 سے زائد دفعہ استعمال کیا گیا ہے [2]۔

مسیح کے ساتھ ذاتی مlap ہی درحقیقت پوسٹ کے لیے نجات کی بنیادی حقیقت ہے۔ ”مسیح میں ہونا نجات یافتہ بننا ہے۔ یہ مسیح نجات دہندہ

کے ساتھ ایک اہم شخصی تعلق میں ہونا ہے۔ اسی تعلق سے نجات کے تمام اہم فوائد نکلتے ہیں۔۔۔” (این آئی وی بائبل سنڈی، غور کیجیے:

پُوسْ مسیح میں اتحاد اور یک دل ہونے کے درمیان واضح تعلق کو پیدا کرتا ہے، ایمانداروں کے اتحاد اور یک دل ہونے سے۔ جیسے پچھلے ہفتے ذکر کیا گیا، کہ کلیسیا میں اس وقت تک سچی یک دلی رونما نہیں ہو سکتی جب تک کہ لوگ خالص طور یوں مسیح کے ساتھ ملا پ نہیں کر لیتے، اور اس کے لیے خالص، تجربانی علم نہیں رکھ لیتے۔

آراء اور رویے (مزاج)

آن شامدار برکات کے نظریے میں جسے فلپیوں نے مسیح میں حاصل کیں، پُوسْ انہیں ہم میں یک دل ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ پُوس اس یک دل ہونے کو چار طریقوں میں بیان کرتا ہے: (i) وہ فلپیوں سے چاہتا ہے کہ ایک جیسا ذہن رکھیں (یا ایک جیسی سوچ کو) (ii) ایک جیسی محبت رکھیں (جیسے 2:1 میں ہے)، (iii) روح میں اکٹھے ہونا [3] (جیسے 1:27) اور (iv) ایک جان رہو۔

پُوسْ فلپیوں میں بہت مرتبہ لفظ ذہن اور اس کے ہم جنس ہونے کو استعمال کرتا ہے [4] دو مرتبہ 2:1 میں۔ ذہن دماغی مشق سے بڑھ کر ہے۔ ”یہ سوچ سے بڑھ کر کام کرنا ہے جیسے یہ حرکات کا احاطہ کرتا ہے، اور انہیں حرکات کے ذریعے، اس شخص کا چال چلن اس میں شامل ہوتا ہے“ (مارٹن 1983:62)۔ پُوسْ فلپیوں سے چاہتا تھا کہ ایک جیسا سوچیں اور ایک جیسا ذہن رکھیں، یہ کہ، ایک جیسے رویے، فکریں اور قدر کھیلیں۔

یہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ فلپیوں کے درمیان نااتفاقی کچھ مختلف آراء کی وجہ سے تھی۔ پُوسْ فلپیوں سے چاہتا تھا کہ وہ ایک جیسا ذہن (رویے، فکریں، ارادے) رکھیں اور کسی ظاہرنہ ہوئے موضوع پر ہم آہنگ ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی کلیسیائی زندگی میں ہمیشہ وہی ایمان یا عملی معاملات کو رکھیں۔ یہاں تک کہ پُوسْ اس وقت دوسرے رسولوں سے متفق نہیں تھا۔ [5] اکثر رائے کے امتیاز کو رکھنا بہتر ہوتا ہے جیسے کہ یہ خدا کے لیے، اس کے کلام، اس کے مشن، اور اس کی دُنیا کی سمجھ کے لیے ہماری سمجھ کو وسیع کرے گا۔ بہر حال ہمیں کسی شخص کے ایمان کو تباہ کرنے کی رائے کے امتیاز کو نہ ہونے دینے کے لیے ہوشیار رہنا ہے، [6] یا کلیسیا کے مشن اور گواہی کے لیے۔

جیسے فلپیوں کے درمیان ایک جیسا ذہن، ہم آہنگی اور اتحاد پُوس کی خوشی کو مکمل اور پورا کرے گا۔

دوسروں کے لیے ہمارے رویے:

خود غرضی اور اس کے قرابتدار: بعادوت، حسد اور تکرار بازی، خام خیالی، تکبر اور مغفروری، کسی مسیحی شخصیت میں جگہ نہیں رکھتی۔ خودی غرضی اور

مطلوب پرستی اصل میسیحت کی ضد ہیں۔ یسوع مسیح کے پیروی کرنے کا مطلب ”خودی کو مارنا“ ہے [7] یا ایک مشکل بلا وہ ہو سکتا ہے، کوئی ایک جس نے گزشتہ پورے دو ہزار سال مسیحیوں کو چلنخ کیا۔ بہر حال ”خودی کو مارنا“ ضروری طور پر ہبہت ناک نہیں ہے [8] ”خودی کو مارنا“ خدا اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے، جو اکثر مسرت بخش، بہت مطمئن کرنے والی اور بہت اجر دینے والی ہو سکتی ہے۔ روحانی بالیگی کی طرف ہمارے سفر کا حصہ یہ ہے کہ ہم دوسروں کی پیروی کرنے کی بجائے، جیسے کہ حقی طور پر خالی اور بے معنی خواہشات کی پیروی کرنے کی بجائے، خدا اور دوسرے لوگوں کے لیے اپنی زندگی کو بسر کرنا جاری رکھنا ہے۔

فلپیوں کی کلیسیا میں حسد اور مقابلہ بازی ناچاقی کے پس پر وہ ہوتے دکھائی دیتی ہے۔ حسد اور فتنہ ساز ہونے کی بجائے (یا کہیے) (16:1)، یا خالی خواہشات کی پیروی کرنے کی بجائے، ہمیں عاجز بننا ہے (2:3)۔ عاجزی کی ایک انفرادی خاصیت یسوع مسیح اور اس کے سچے پیروکاروں کی منتخب صفت ہے!

پوست اس کے لیے ہمیں واضح اور عملی نصیحت کرتا ہے کہ دوسروں کے ساتھ کیسے عاجزی کے ساتھ رہنا ہے۔ پہلے وہ کہتا ہے: ”فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر (یا اچھا) سمجھئے“ (2:3، این اے ایس بی)، اور دوسرے: ”ہر ایک اپنے احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔“ (4:2، این اے ایس بی)۔

یہ واضح نصیحت کچھا یہی ہے جسے ہم فوری عمل میں لاسکتے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا پہلے نہیں کیا، تو اب یہ محسوس کیجیے کہ دوسرلوگ آپ سے بڑھ کر اہم ہیں، اور دوسرے لوگوں کی دلچسپیوں میں اپنے حقیقی دلچسپی کو دکھانا شروع کیجیے۔

ہمارے رویے ہمارے اپنے لیے۔

پوست کہتا ہے کہ ہمیں ویسا ہی عاجز اور بے غرض مزاج رکھنا چاہیے جسے یسوع مسیح کا ہے۔ (اگلے ہفتے اس پر مزید غور)۔ یہ کیسے ہمارے رویوں میں ہمارے بارے خود اسے بیان کرتا ہے؟ شخصیات میں امتیازات کے لیے اجازت دینے سے، مسیحیوں کو نہ تو بزردی نہ ہی تکبر محسوس کرنا ہے، ناہی ہمیں کسی کو ادنیٰ نہ ہی اعلیٰ محسوس کرنا ہے۔

ہم خدا کے فرزند کے طور پر، ناقابل فہم جلالی مستقبل کے وارث کے طور پر گود لیے جا چکے ہیں۔ خداوند ہم میں اپنی بھرپوری کو عیاں کرنا چاہتا ہے، اور وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اس کی الہی قدرت میں شراکت کرنیوالے بنیں، یہی ہے جس کے لیے بنی نوع انسان کو بنایا گیا تھا۔ اگرچہ خدا کی صورت کے طور پر ہمارے درجات گناہ کی وجہ سے غلیظ ہو چکے ہیں، ہمیں اردوگر داؤ اس اور نکست خورده کے طور پر نہیں جانا چاہیے۔ ہمیں سادہ طور پر خداوند کی معافی کو مستحکم شکرانے اور انکساری کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے، اور عاجزی کے ساتھ چلنا چاہیے لیکن

یقیناً زندگی کے نئے پن میں جس کی یسوع ہمارے کے لیے حفاظت کر چکا ہے۔
تین تھی کلر لکھتا ہے:

”مسیحی انجلیل یہ ہے کہ میں بہت بد کار ہوں کہ یسوع میرے لیے مرا، اب میں بہت عزیز اور قابل قدر ہوں کہ یسوع میرے لیے مرنے کے لیے خوش تھا۔ یہ ایک ہی وقت میں گھری عاجزی اور گھرے اعتماد کی طرف را ہنمائی کرتا ہے۔ یہ دونوں خودی پسندی اور ریا کاری کی جڑیں کاٹتا ہے۔

فرامدی ریزان فارگارڈ۔

اختتامی نوٹس

[1] اس بیان کا ترجمہ اور تشریع مختلف طریقوں سے ہو سکتی ہے اس پر انحصار کرتے ہوئے کہ آیا کہ اسے مادی طور پر یا موضوعی طور پر لیا گیا ہے۔ اگر مادی طور پر لیا گیا ہے تو: ”روح کے ساتھ شرکت احصہ داری، اگر موضوعی ہے تو: ”روح کی طرف سے پیدا کردہ شرکت احصہ داری۔“

[2] ”مصح میں“ حوصلہ افزائی (2:1)۔ پُلس ”خداوند میں“ شادمانی کرتا ہے (10:4) اور اپنے پڑھنے والوں کو ایسا ہی کرنے کے لیے کہتا ہے (1:3، 4:4)۔ پُلس ”خداوند یسوع میں“ امید کرتا ہے (2:19) اور ”خداوند پر“ بھروسہ رکھتا ہے (24:2)۔ وہ ”یسوع مصح میں“ جلال کی امید کرتا ہے (1:26)، ”اس میں“ پائے گئے (19:4)۔ ”خداوند میں“ قائم رہتا ہے (1:4)۔ (مارٹن : 45:1983)

[3] سپسائی: لغوری طور پر: لوگ (یا چیزیں) روح اور جان میں اکٹھی ہوتی ہیں۔ اسے لوگوں کے طور پر بھی بیان کیا جا سکتا ہے جو دل و دماغ میں اکٹھے ہوتے ہیں۔

[4] فرونو: 1:7 (ایک مرتبہ)، 2:1 (دو مرتبہ)، 2:5 (ایک مرتبہ)، 3:15 (دو مرتبہ)، 4:2 (ایک مرتبہ)، 10:4 (دو مرتبہ)۔

[5] اعمال 15:39، 2:11 ایف ایف

[6] رومیوں 14 باب، 1 کرنٹھیوں 8 باب۔

[7] رومیوں 6:6، 20:2، 24:5

[8] ”خودی کو مارنے“ کے خیال کوئی کے لیے عجیب، گراہ اور واضح خطرناک اسلوب بیان کے لیے لیا گیا۔ اس کا یقیناً یہ مطلب نہیں

کہ ہمیں خود بے کار ہو جانے یا شدید سادگی کی مشق کرنی چاہیے، جیسے کہ رگڑ کھانے والی اندر گارمنٹس کو پہننا جو ناملاجم اون سے بنا ہو، اپنے آپ کو مارنا، یا در دنال خون روکنے والی پٹی کو باندھنا، وغیرہ۔

مزید براں، راہنماؤں کو لوگوں کی مشکل اور ناخوشنگوار آزمائشوں کے ساتھ، اُن کی آزمائش، کرنے کے بارے بہت دور اندیش ہونا چاہیے۔ روح القدس مسیحیوں کی آزمائش کرنے، پاک اور صاف کرنے کے لیے بہترین عامل ہے اور ہمیں اُس کے لیے اس طریقہ کا رکھوڑ دینا چاہیے۔